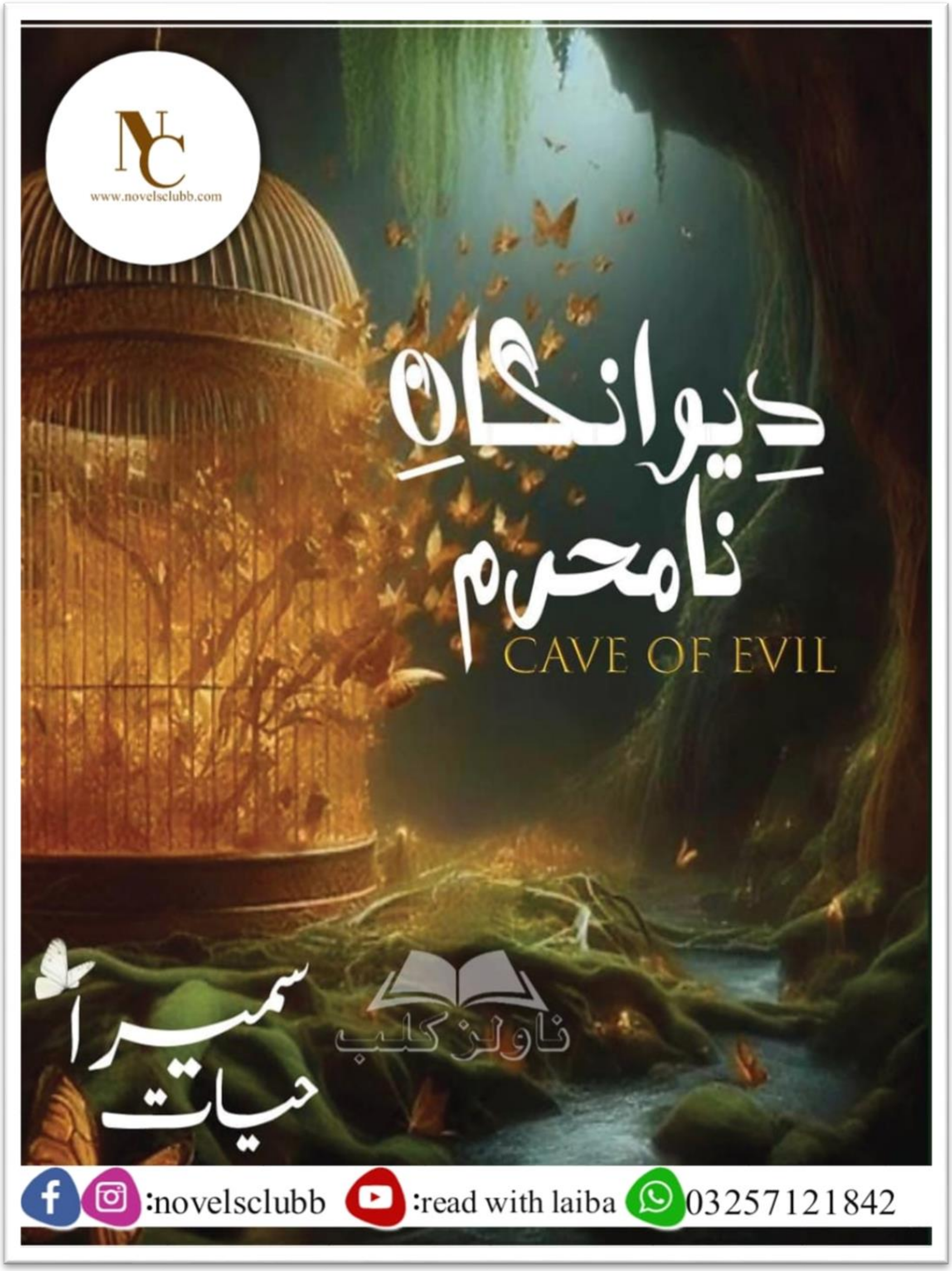
www.novelsclubb.com
دیوانگانِ
نامحرم
CAVE OF EVIL
سمیرا
حیات
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

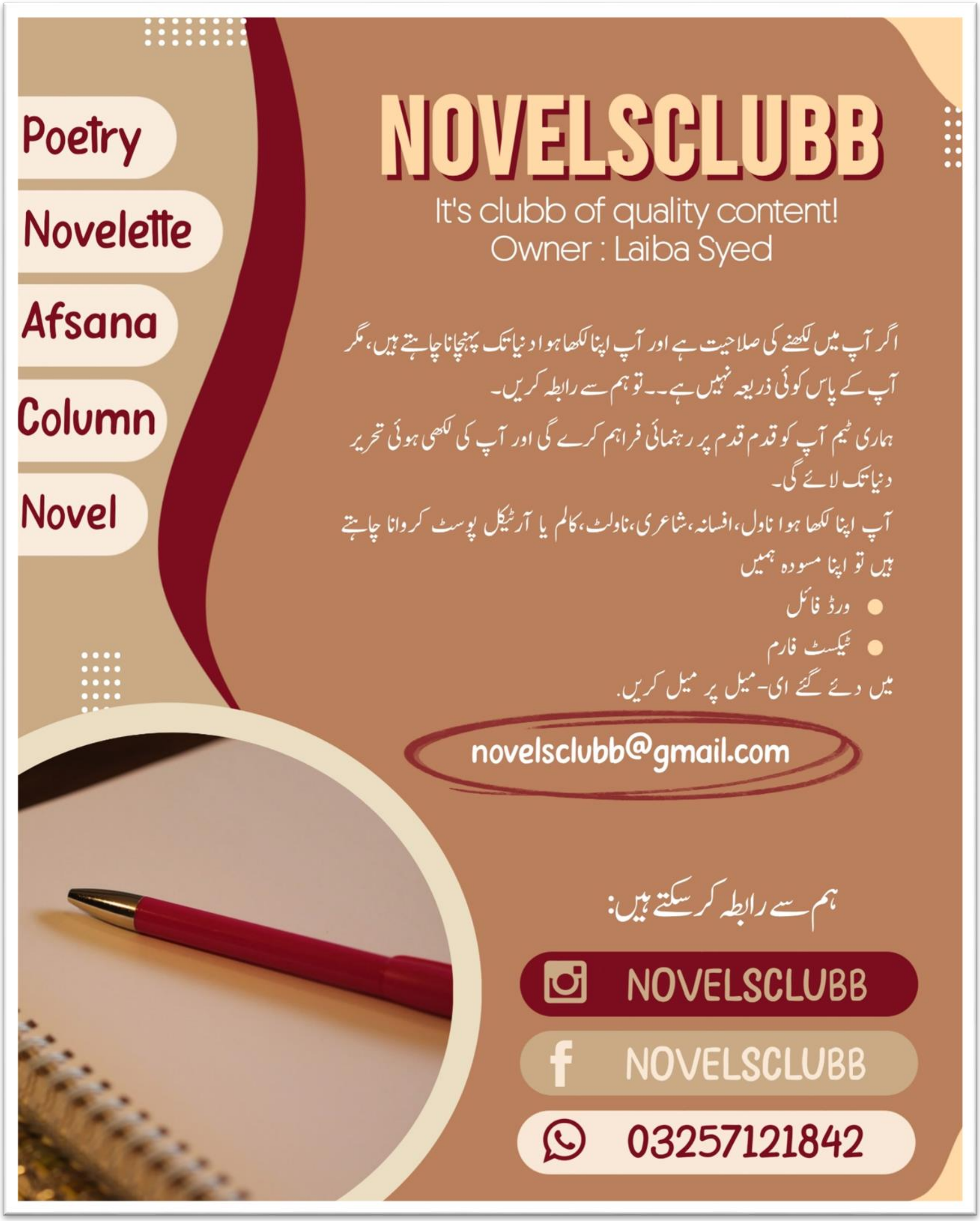
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دیوانگانِ نامحرم

از قلم

سمیرا حیات

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 5

باب سوم

موت کے 'م' تک کا سفر

اور پھر یوں ہوا کہ مان بکھر گیا

یوں خفا ہو کر جیسے کبھی تھا ہی نہیں

www.novelsclubb.com

"گن کے چار دن ہوئے گھر سے باہر نکلے اور یہ دن دکھا دیے ایسا ہی دل میں کھوٹ تھا تو پہلے بتا دیتی یوں باپ بھائی کی عزت کو پامال نہ کرتی" چچی نے کڑوے نیم لہجے میں کہتے اُسے شرمندگی کے پاتال میں گرا دیا

وہ سب زورین کے کمرے میں بیٹھیں سعد کے گھر والوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں

باہر سے گزرتے طالب حامدی کے پاؤں زمین نے جکڑ لیے

زورین سر جھکائے پشیمانی سے دوپٹہ مروڑ رہی تھی آنسو تھے کہ دریا کی مانند بہے چلے جا رہے تھے

"رہنے دیں امی ایسیوں کو اثر نہیں ہوتا" رائنا کا حقارت آمیز جملہ اسکی سماعتوں سے ٹکرایا

بتول بیگم لب سیے خاموشی سے ایک کونے میں سر جھکائے بیٹھی تھیں

"رائنا خدا کا خوف کرو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے سب کچھ اس نے ایسا کچھ غلط نہیں کیا ہے" ہبہ نے دہل کر اسکے حق میں کہا

"مجھے کیوں کہہ رہی ہو اپنی بہن سے کہو جس کا عاشق دن دھاڑے گھر تک چلا آیا" رائنا کی نفرت میں ڈوبی بات پر اس نے اذیت سے آنکھیں بھینچ لیں اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کہیں دور بھاگ جائے

www.novelsclubb.com

رائنا کے الفاظ سن طالب حامدی نے غصے سے لب بھینچ لیے

"ہبہ "انہوں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا

"جی بابا" وہ سر جھٹکتی جلدی سے اُن کی طرف متوجہ ہوئی

"اندر کون کون ہے؟؟" اُن کے سوال پر اس نے ناسمجھی سے اُنھیں دیکھا

"چاچی۔۔ رائنا۔۔ امی۔۔ میں اور زورین،، اس نے تفصیلاً بتایا

"پردے کا کہو بھابھی سے بات کرنی ہے مجھے "انہوں نے سخت لہجے میں کہا

"جی۔۔ء" وہ حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگی اور پھر اُنکی برہم نظروں کو دیکھ کر جلدی سے زرینہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی

www.novelsclubb.com

"چچی بابا کہہ رہے ہیں پردہ کریں بات کرنی ہیں انہیں" ہبہ نے چادر اُن کی طرف بڑھائی سب حیرت زدہ اُسے دیکھنے لگے

"جلدی کریں بابا باہر کھڑے ہیں" اس نے دروازے کو دیکھتے پریشانی سے کہا تو انہوں نے بادل ناخواستہ چادر لے کر اوڑھ لی

زورین نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے ہبہ کو دیکھا وہ لاعلمی سے کندھے اُچکتی دروازے کی طرف بڑھ گئی

"آجائیں بابا" اس نے دروازہ کھول کر اُنھیں بلا لیا

وہ دو قدم بڑھا کر نظر جھکا دروازے میں ہی رک گئے

"ابھی میں نے سنا آپ لوگوں نے جو گفتگو کی" وہ سنجیدگی سے گویا ہوئے زورین بے بسی سے باپ کو دیکھ رہی تھی

"رائنا میری بیٹی کی طرح ہے اور آپکو میں نے ہمیشہ اپنی بڑی بہن کا درجہ دیا ہے لیکن آپ دونوں کی باتوں نے بہت مایوس کیا ہے مجھے" وہ ٹھہر ٹھہر کر سختی سے کہہ رہے تھے

"نہیں بھائی صاحب میرا وہ مطلب """ .....

www.novelsclubb.com

"میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی!" چچی نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے سختی سے اُنکی بات کاٹ دی

"مہمان کچھ دیر میں پہنچتے ہونگے اگر اُن کے سامنے یا کسی کے بھی سامنے اس لڑکے کے آنے کا ذکر ہوا تو آپ دونوں کے حق میں اچھا نہیں ہوگا اسی لیے بہتر ہے اس بات کو جلد از جلد اپنے ذہنوں اور اپنی زبانوں سے بھلادیں دوبارہ کبھی میں ذکر نہ سنوں" وہ سختی سے کہتے بہت کچھ جتا گئے زرینہ بیگم نے کڑھ کر پہلو بدلہ

"ہبہ فضول محفل کو ختم کر کھانے کی تیاری مکمل کروو لوگ پہنچتے ہی ہونگے" وہ اُسے تاکید کرتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے

زورین بے بسی سے لب کاٹتی ترستی نظروں سے اُنھیں دیکھتی رہ گئی کہ کاش وہ اس سے کچھ کہیں کوئی بات کریں یا پھر صرف ایک دفعہ دیکھ ہی لیں۔۔۔۔

"بھیڑ بکری سمجھ لیا ہے لب سیے بیٹھے رہو" چچی نے اُن کے جاتے غصے سے چادر اُتار کر بیڈ پر پھینکی

"رائنا تم ہی جھیلو اپنی نندوں اور ساس کے کرتوتوں کی جھڑکیں میری برداشت سے باہر ہیں" انہوں نے متنفر نظروں سے زورین کو دیکھا

"ہم تو بیٹی دے کر پچھتائے ہیں" وہ پیر پٹختی اپنے گھر کی سیڑھیاں چڑھ گئیں رائنا بھی غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی بتول بیگم ندامت سے لب بھینچے خاموشی سے آنسو پیتی رہ گئیں ہبہ کاموں میں مصروف ہوگئی

کچھ دیر بعد ہبہ کی ساس سعد کی امی اور چند اور خواتین اُن کے گھر آموجود ہوئیں

ہبہ دعا سلام کے بعد انہیں لاؤنج میں لے آئی جہاں زورین پہلے سے موجود تھی سعد کی امی نے لپٹا لپٹا کر اُسے گلے لگایا

"میری بیٹی کو اتنا سادہ رکھا ہوا ہے میک اپ کیوں نہیں کیا؟" وہ ہبہ سے شکوہ گو ہوئیں

"آنٹی ابھی سے میک اپ کیا تو شادی پر روپ نکھر کر نہیں آئے گا اسی لیے" ہبہ نے جھٹ بہانہ بنا کر اُنھیں ٹالا

www.novelsclubb.com

"میں تو رات سے سو نہیں سکی بس جی چاہ رہا تھا جلدی سے صبح ہو اور میں اپنی بیٹی کو گھر لانے کی تاریخ لے آؤں" انہوں نے باغ باغ ہوتے دل کے ساتھ بتول بیگم کو اپنی کیفیت بیان کی

ہبہ اور بتول بیگم زبردستی کی مسکراہٹ سجائے ان کی بات کی تائید کر رہی تھیں جبکہ وہ سپاٹ چہرہ لیے ان کی ہر بات سے لاتعلق ہوئی بیٹھی تھی

"میں نے سعد کے ابو سے کہا ایک ہفتے کے اندر اندر رخصتی چاہیے بس انتظار نہیں ہوتا" انہوں نے لاڈ سے کہتے زورین کا سر چوم لیا

"ہبہ تمہاری چچی اور بھابھی کہاں ہیں؟ وہ تقریب میں شرکت نہیں کریں گی؟؟" اسکی ساس نے نوٹس کرتے ہوئے مشکوک انداز سے پوچھا

"نہیں نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے،، ہبہ قدرے سٹپٹا گئی

"چچی کی دراصل طبیعت خراب ہے اور بھابھی کام کروا کے کچھ دیر پہلے ہی اپنے کمرے میں گئیں آپ لوگوں نے آنے میں دیر کر دی تو وہ کچھ دیر کے لئے آرام کرنے چلی گئی" ہبہ نے

جلدی سے بات سنبھالی باقی سب کو تو اطمینان ہو گیا لیکن اسکی ساس بے اطمینان سی ادھر ادھر دیکھنے لگی

"آپ لوگ چائے لیں ناں ٹھنڈی ہو رہی ہے" اس نے جلدی سے اُنکا دھیان بٹایا

"میں بھابھی کو بُلا کر لاتی ہوں" وہ منہ پر سے پسینہ پونچھتے جلدی سے رائنا کے کمرے کی طرف بھاگی

"رائنا، رائنا اٹھو" اس نے لائٹ آن کر کے آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹی رائنا کو آواز دی

"رائنا کیا تماشا ہے باہر مہمان بیٹھے ہیں" ہبہ نے زبردستی اس کیا بازو آنکھوں سے ہٹاتے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

"تماشا یہ ہے یا جو بھی میں باہر نہیں آرہی" وہ غصے سے کہتی اٹھ بیٹھی

"رائنا مجھے سمان کو بلانے پر مجبور مت کرو۔۔ تم لوگوں نے غلط لفظ استعمال کیے اسی لیے بابا نے ڈانٹا اب آگے سمان جو کرے گا اسکی ذمے دار بھی تم خود ہو گی" اس نے دبی آواز میں دھمکی دی

"پانچ منٹ میں حلیہ درست کر کے باہر آؤ" وہ اُسے متنبہ کرتے باہر نکل آئی اور رائنا غصے سے بیڈ پر ہاتھ مارتی بے بسی سے تیار ہونے اٹھ کھڑی ہوئی

"رائنا،" تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر باہر نکلی تو سمان نے سیڑھیوں پر کھڑے اُسے آواز دی

وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتی اسکی طرف چلی آئی

"اندر خاتون خانہ میں بتا دو پانچ دن کے بعد کی تاریخ طے ہوئی ہے" ،،

"اتنی جلدی؟" رائنا نے حیرت سے سمان کو دیکھا

"ہاں کوئی مسئلہ ہے؟" سمان نے بدمزگی سے کہا

"مجھے کیا مسئلہ ہو گا اچھا ہے بلا جلدی ٹلے گی" اس نے نخوت سے کندھے اچکائے سمان نے تڑپ کر دانت پیسے اور افسوس سے اُسے دیکھتا سیڑھیاں اتر گیا

"ہر کوئی مجھ پر ہی بھڑکتا ہے" وہ غصے سے تلملاتی لاؤنج میں چلی آئی

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو پانچ دن کے بعد کی تاریخ طے ہوئی ہے" اس نے محفل میں قدم رکھتے خوشخبری سنائی

زورین نے دہل کر سر اٹھا رائنا کو دیکھا اسکی استہزاء بھری مسکراہٹ پر زورین کا دل کٹ کر رہ گیا

آنسو بے بسی سے چیختے اُسکا چہرہ بھگو گئے

"اتنی جلدی کیوں؟؟،،، ہبہ نے حیرت سے رائنا کو دیکھا

"مجھے کیا پتہ ابھی سمان نے بُلا کر بتایا یقین نہیں آرہا تو جاؤ پوچھ لو" اس نے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے

"ہبہ اچھا ہے ناں اب زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا مجھے" سعد کی امی خوشی سے جھوم اٹھیں انہوں نے مٹھائی کی پلیٹ سے لڈو اٹھا کر زورین کی طرف بڑھایا

"کھاؤ بیٹا،"، اُسے چپ چاپ دیکھ انہوں نے لڈو زبردستی اس کے ہونٹوں سے لگایا اس نے بادلِ نخواستہ لڈو کا ذرا توڑ لیا وہ جھومتے ہوئے سب کے منہ میٹھے کروانے لگی

"ارے آنٹی دلہن کا زیادہ حق ہے اس نے تو ٹھیک سے منہ میٹھا کیا ہی نہیں" رائنا اُن کے ہاتھ سے پلیٹ لیتی اس کے سامنے آ بیٹھی

زورین بے بسی سے لب بھینچے اُسے دیکھنے لگی

"یہ لو سب سے بڑے والا لڈو خوشی جو اتنی بڑی ملی ہے تمہیں" رائنا نے بدلہ لیتے اُسے تنگ کیا

وہ لاچاری سے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے منع کرنے لگی

"زورین کھولو ناں منہ خوش نہیں ہو کیا؟" اس نے بلند آواز میں کہتے سب کو متوجہ کیا سب حیرانی سے لب بھینچے بیٹھی زورین کو دیکھنے لگیں ہبہ نے ہاتھوں میں آتے پسینے کو دوپٹے میں چھپایا

زورین نے بے بسی سے لڈو کو کھانے کے لئے تھوڑا سا منہ کھولا تو رائنا نے زبردستی پورا لڈو اس کے منہ میں ڈال دیا وہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح سے کھانسنے لگی

"اب ہوا ناں منہ میٹھا" وہ بھرپور مزے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی ہبہ نے بڑھ کر زورین کی کمر تھپتھپائی

"تم ٹھیک ہو؟" اس نے پریشانی سے زورین کو دیکھا

"ارے بیٹا شادیوں پر ایسی شرارتیں ہوتی رہتی ہیں" سعد کی امی نے بات ہوا میں اڑائی

"میں ٹھیک ہوں" زورین نے بامشکل کھانسی کو کنٹرول کرتے اُسے تسلی دی ہبہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف گھمایا تو اس کی نمی بھری انگارے برستی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر تڑپ کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

تو جو خاموش ہوا تو سارا جہاں سنسان لگتا ہے

"غنی صاحب دیکھ رہے ہیں میرے بیٹے کی حالت آپکی شان اور آپکی زبان رکھنے کی بھینٹ چڑھ گیا ہے میرا بیٹا اب خوش ہیں آپ ؟"سبین بیگم بیڈ پر بے سدھ پڑے راحم کو لاچاری سے دیکھتے ہوئے غصے سے چلائیں

"دو دن سے میرے بیٹے کا کوئی پتہ نہیں تھا اور اب ملا ہے تو ایسے بیہوش اور لاغر"

انہوں نے بے بسی سے اسکے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا وہ بے جان جسم سے سب سن رہا تھا لیکن وہ کوشش کے باوجود حرکت نہیں کر پا رہا تھا صلح ململ کے کپڑے کو بھگو بھگو کر اُسکا چہرہ صاف کر رہی تھی ساتھ بیٹھی ادیبہ کی سسکیوں کی آواز اُسے سنائی دے رہی تھی

"اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں آپکو اور آپکی بہن کو کبھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھیے گا"انہوں نے انگلی اٹھائے تنبیہ کی وہ کچھ بولے بغیر وہاں سے چلے گئے

وہ ہاری سی اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں اس کا ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

"مما آپ ایسے ہار مانیں گی تو ہمارا کیا ہو گا" صلح نے بڑھ کر اُنھیں بازوؤں کا سہارا دیا

"اتنا جذباتی کیوں ہے یہ لڑکا صلح۔۔۔جو من میں آتا ہے کر گزرتا ہے ہمارے بارے میں نہیں سوچتا ہے ہمارا کیا ہوگا" وہ لاچاری سے شکوہ گو ہوئیں

راحم کا دل بھرنے لگا وہ اپنے بے جان وجود کو ہلانے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر ناکام تھا

"مما بھائی کو اٹھائیں ناں۔۔" ادیبہ سسکتے ہوئے اُن کے گلے لگ گئی

Beautiful girls رونا دھونا کیوں لگا کر رکھا ہے" طلحہ ہاتھ میں سوٹ کور پکڑے روم میں انٹر ہوا اُن تینوں نے پلٹ کر اُسے دیکھا راحم کی بھی جان میں جان آئی

"یہ کیا پکڑا ہوا ہے؟؟" صلح نے آنسو پونچھتے حیرانگی سے پوچھا

"یہ ہمارے دولہے کا سوٹ ہے" طلحہ نے اُسے صوفے پر پھیلا دیا

"طلحہ۔۔۔!!" صلح نے بے بسی سے روتی ماں کو دیکھا جن کے آنسوؤں میں مزید تیزی آ گئی تھی

"ارے روکیوں رہی ہیں مما بابا نہیں جاتے تو کیا ہوا ہم سب جائیں گے رشتہ لے کر اور میں تو کہتا ہوں مولوی کو بھی ساتھ لے چلیں جتنے ڈیسپریٹ ہمارے بھائی ہیں انکا کوئی پتہ نہیں ہاں ہوتے ہے رخصتی کروالیں" ہنستے ہوئے کہتے اسکی آنکھ بھی نم ہو گئی

"سالے تو نہیں سدھرے گا" راحم کے دل سے آواز نکلی اور پھر اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہو گیا تبھی ادیبہ کی نظر اس پر پڑ گئی

"مما دیکھو بھائی ہماری باتیں سن رہے ہیں" ادیبہ خوشی سے اچھلتے راحم کے سر کے پاس آ بیٹھی سب حیرانی سے اُسے دیکھنے لگے

"یہ دیکھیں میں سچ کہہ رہی ہوں بھائی رو رہے ہیں" اس نے اُنھیں یقین دلانے کیلئے اپنی انگلی کے پوروں پر آنسو جذب کرتے ہوئے اُنھیں دکھایا

سب خوشی سے اسکی طرف متوجہ ہوئے

"کیا بھائی چھپ چھپ کر باتیں سن رہے ہو ہماری" طلحہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے شرارت سے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بدتمیز" صلح نے اُسے ہلکی سی چپیٹ لگائی سبین بیگم نے بڑھ کر راحم کا ماتھا چوم لیا

"راحم اور کتنا تنگ کرو گے ٹھیک ہو جاؤ ناں جلدی سے پھر جو تم بولو گے وہی کروں گی مما پرومس"اُنہوں منت بھرے لہجے میں کہا

"بس اُسے میرا نصیب بنا دیں پھر میں آپکو کبھی تنگ نہیں کروں گا مما،، آئی پرومس ٹو"

وہ باغ باغ ہوتے دل سے اُسے سوچتا نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

میرے لفظوں کو تھوڑا دھیان سے پڑھا کرو

مین نے سچ میں............اپنی زندگی برباد کی ہے

"بابا زوئی کو دیکھ رہے ہیں کیسی گم سم بیٹھی ہے اپنی مہندی پر" سمان نے ان کے کمرے میں داخل ہوتے شکوہ کیا اور پھر انہیں نماز میں مشغول دیکھ ٹھہر گیا

وہ سلام پھیر کر اُسے اگنور کرتے دوبارہ سے کھڑے ہو گئے

"بابا میں آپ سے بات کر رہا ہوں" سمان نے جلدی سے اُنکا بازو تھامتے اُنھیں روکا

"تو میں کیا کر سکتا لڑکیوں سے کہو اسے خوش کریں" انہوں نے بے تاثر لہجہ ظاہر کرنے کی کوشش کی

"بابا" سمان نے حیرت سے ان کا رویہ دیکھا

"اسکی خوشی آپکی رضامندی میں ہے بابا ایک بار چل کر اس سے بات کر لیں وہ خوشی سے کھلکھلا اٹھے گی" سمان نے منت بھرے لہجے میں کہا

"سمان ہاتھ چھوڑو نماز پڑھنی ہے مجھے" انہوں نے برہمی سے اُسے جھڑکا

"آپ لاکھ برہم ہو لیں لیکن آپ جانتے ہیں آپ اچھا نہیں کر رہے ہیں اس کے ساتھ ،،،وہ ترستی نظروں سے آپکو دیکھتی رہتی ہے کب جا کے آپ اس سے بات کریں گے لیکن آپ بے پرواہی سے رستہ بدل لیتے ہیں اس کے آخری وقت میں یہ یادیں دے رہے ہیں آپ اُسے ؟" آنسوؤں کا گولا اسکے گلے میں پھنس کر رہ گیا

"میں بے پرواہ نہیں ہوں اسکی حالت سے" انہوں نے تڑپ کر اسکی بات کی نفی کی

"اُسے لگتا ہے میں اس سے ناراض ہوں پر دراصل میں اس سے شرمندہ ہوں یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے نزدیک میری عزت کتنی اہم ہے پھر بھی میں نے اس پر شک کیا میں بھول گیا کہ وہ اپنی جان دے سکتی ہے لیکن اپنے باپ کی عزت پر حرفِ غلط نہیں آنے دے سکتی" وہ پشیمان سے پاس میں پڑے صوفے پر ڈھے سے گئے

"تو بابا پھر کیوں نہیں آپ اس سے بات کرتے"؟

"میں ڈرتا ہوں اس کے سوالوں وہ پوچھے گی کہ میں اس سے ناراض نہیں ہوں تو اسے اتنی جلدی رخصت کیوں کر رہا ہوں میں کیا جواب دوں گا اُسے،، کہ اس کے پاس زیادہ وقت

نہیں بچا میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی بھر کی خوشیاں ان چند دنوں میں جی لے" سمان اُنکی کیفیت کو سمجھتا ندامت سے سر جھکا گیا

"سمان تم مجھ سے ناراض ہو رہے ہو اپنی بہن کی حالت دیکھ کر میں کس سے جا کر ناراض ہوؤں کس سے شکوہ کروں خدا نے کس امتحان میں ڈال دیا مجھے جن ہاتھوں سے اُسے کھیلایا انہی ہاتھوں سے اُسکا جنازہ اٹھانے والا ہوں۔۔ کیا میرے کرب کو محسوس کر سکتے ہو تُم؟" بولتے ہوئے اُنکی زبان لڑکھڑا گئی اور آنسو بے ضبط ہو کر آنکھوں سے ٹوٹ پڑے

"ایم سوری بابا مجھے معاف کردیں" سمان نادم سا اُن کے قدموں میں بیٹھ گیا

"سمان مجھے کوئی جھوٹی تسلی کوئی سہارا دے دو میرے کندھے یہ بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے" اُنھیں بے بسی سے روتا دیکھ سمان نے بڑھ کر اُنھیں گلے لگا لیا

"بابا پلیز مانگ لیں اُسے خدا سے ہم نہیں جی پائیں گے اس کے بغیر"۔۔۔

"کاش !۔۔ کاش خدا مجھے اٹھا لیتا اسکی جگہ یہ آزمائش نا دیتا مجھے میں نہیں سہہ پاؤں گا" طالب حامدی نے چھت کو دیکھتے ہوئے التجا کی

"بابا ایسے مت کہیں پلیز" سمان نے اُن سے جدا ہوتے دھل کر کہا

"آپ چلیں ابھی میرے ساتھ اور زورین سے چل کر بات کریں اُسے آپکی ضرورت ہے" سمان نے ضد سے کہتے اُنکا ہاتھ پکڑ لیا

"سمان نہیں چل سکتا میں مجھ میں ابھی ہمت نہیں ہے دعا کرو خدا مجھے ہمت دے اُسکا سامنا کرنے کی۔۔۔ بہت ہمت چاہیے مجھے" وہ اذیت سے دوچار لہجے میں کہتے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا گئے سمان نے ملتجی آنکھوں سے اُنھیں دیکھا

"تم جاؤ۔۔۔" وہ دوبارہ سے عبادت میں مشغول ہو گئے سمان شکستہ قدم اٹھاتا باہر چلا آیا

"سمان بابا نہیں آئے؟" زورین کے ساتھ بیٹھی ہبہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر سوال کیا

سمان زورین کی منتظر نگاہوں کو دیکھتے بے بسی سے سر جھکا گیا

"میں بابا سے بات کرتی ہوں اسکی مہندی ہے آج کل کو رخصت ہو جائے گی آج بھی اس طرح ناراض رہیں گے" ہبہ غصے سے کہتی آگے بڑھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہبہ مت جاؤ" سمان نے اُسے کلائی سے پکڑ کر روک لیا

"لیکن کیوں؟؟" وہ حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگی سمان لاجواب سا اُسے دیکھنے لگا

"کیا بتاؤں تمہیں ہبہ، شاید تم سن بھی پاؤ گی کہ نہیں" وہ دل ہی دل میں سوچتا اُسے دیکھ رہا تھا

زورین ہاتھوں سے پھولوں کے گجرے اُتار کر پھینکتی شکوہ گو نظروں سے اُسے دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گئی

"زوئی" ہبہ تاسف سے اُسے گھورتے زورین کے پیچھے بھاگی مگر تب تک وہ دروازہ لاک کر چکی تھی

"زوئی دروازہ کھولو" ہبہ زور زور سے دروازہ پیٹتے چلائی لیکن اِس نے کوئی جواب نہ دیا تھک ہار کر وہ غصے سے سمان کی طرف پلٹی

"کیا تماشا لگایا ہوا ہے؟ شادی ہو رہی ہے یہ ایسا لگ رہا ہے صف ماتم بچھی ہوئی ہے یہاں نہ کسی رشتے دار کو بلایا ہے نہ کوئی خوشی نظر آ رہی ہے کسی چہرے پر ایسے کی تھی باقی سب کی

شادیاں؟" وہ غصے سے پھٹ پڑی سمان کے پاس اسکے غصے کا کوئی جواب نہیں تھا وہ بنا کچھ بولے نیچے کی سیڑھیاں اتر گیا

"کہاں جا رہے ہو تم؟.... تم سے بات کر رہی ہوں۔۔ایسی ماتم قدہ میں نہیں رہنا ہے مجھے ۔۔ایسے حالات رہے تو میں بھی چلی جاؤں گی یہاں سے اکیلے کرتے رہنا شادی" وہ پیچھے سے پکارتے ہوئے چیخی

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

مدتوں بعد بھی نہیں ملتے ہم جیسے نایاب لوگ

تیرے ہاتھ کیا لگے تم نے عام سمجھ لیا

اس نے پلکیں جھپکا جھپکا کر بھاری پردوں کو چیر کر آتی سورج کی روشنی کو تمانیت سے دیکھا جانے کتنے دن ہو گئے تھے اُسے بیڈ پر پڑے سب آ کر اس سے باتیں کرتے رہتے اور وہ زندہ

لاش کی طرح اُنکی باتیں سنتا رہتا اس نے گردن موڑ کر گھڑی پر ٹائم دیکھا گیارہ بجنے والے تھے اس نے اٹھنے کی کوشش مگر ناکام رہا اُسے اپنا جسم پتھر کا معلوم ہو رہا تھا بے بسی سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے

"طلحہ۔۔۔" اس نے آواز دینی چاہی تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ بولا گیا اس نے تھوک نگل کر خشک گلا تر کیا اور پھر سے اُسے آوازیں دینے لگا

"طلحہ۔۔۔۔۔۔۔ طلحہ "لیکن آوازیں بامشکل کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر معدوم ہو رہی تھیں اس نے گہری سانس لے کر ہمت مجتمع کی

"آہ۔۔۔" وہ کراہ کر ایک جھٹکے سے چلاتے ہوئے اٹھ بیٹھا اور چند ثانیے بعد واپس گر گیا

"طلحہ۔۔۔ صلح۔۔۔" اب کے آواز کمرے کی دیواروں کو چیر کر باہر نکلی اور ایک بار پھر ہمت کر کے کھڑا ہو بیٹھا اور بیڈ کی بیک پر سہارا لیتے ہوئے سر ٹیک دیا

دونوں بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے اور کمرے کا دروازہ کھول خوشی سے جھوم اٹھے

"بھائی یار۔۔۔"طلحہ بھاگتا ہوا اس کے گلے لگ گیا

"بہت ستاتے ہو یار آپ"شکوہ کرتے ہوئے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں صلح کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں

"ٹھیک ہیں آپ؟"صلح نے راحم کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"بس کر دے میری حسینہ شرٹ گیلی ہو گئی ہے میری آنسو بچا کر رکھ بھابھی کی بیدائی پہ اسکی جگہ تو رونا"راحم نے نحیف آواز میں اُسے چھیڑا

"میں مما کو بُلا کر لاتی ہوں"صلح خوشی سے کہتی اُنھیں بلانے چلی گئی

"بات مت کریں آپ مجھ سے۔۔جب سے وہ آئیں ہیں آپکی زندگی میں ہر روز کچھ نہ کچھ کر کے آجاتے ہیں"طلحہ نے منہ بناتے ہوئے گلہ کیا

www.novelsclubb.com

"ابھی سے اتنے پاگل ہو رہے ہیں اُن کے لیے جب شادی ہو جائے گی پھر تو با قاعدہ مینٹل ہاسپٹل میں آپکا بیڈ بک کروانا پڑے گا" اسکی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا

"بیوقوف،، راحم نے پیار سے اُسکا چہرہ تھپکا

"راحم،، سبین بیگم بے قراری سے پکارتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں اور اُسے ہوش میں بیٹھا دیکھ روتے ہوئے اُسے بے تحاشا چومنے لگی

"ایسا کرتا ہے کوئی؟،، یوں انجان علاقے میں جاتے ہیں بھلا تمہیں کچھ ہو جاتا تو پھر؟؟

"وہ پیار سے اُسے ڈانٹتے ہوئے پوچھ رہی تھیں

"اتنے خطرناک علاقے میں کرنے کیا گئے تھے آپ؟" طلحہ نے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھا

"مجھے خود پتہ ہی نہیں چلا میں ڈرائیونگ کرتے کب وہاں پہنچ گیا" اس نے ساری بات اُنھیں بتادی

"کیا ضرورت تھی وہ چیز پینے کی،، خدانخواستہ انہوں نے کچھ ملایا ہوتا اُس میں تو پھر" صلح نے فکر مندی سے کہا

"مجھے پیاس لگ رہی تھی اور گاڑی بھی نہیں چل رہی تھی نیٹورک بھی نہیں تھا میرے پاس کوئی اور آپشن ہی نہیں تھا" وہ بے بسی سے بولا

"تو ہمیں کال کرتے ناراحم" سبین بیگم نے جلدی سے کہا

"مما بتایا تو ہے نیٹ ورک نہیں تھا وہاں،، ویسے آپ لوگوں نے مجھے کیسے ڈھونڈھا"؟

"آپ کے موبائل اور گاڑی کے ٹریکر سے دو دن لگ گئے ڈھونڈھنے میں سگنلز ہی نہیں مل رہے تھے اگزیکٹ لوکیشن کے" طلحہ نے جواب دیا

"تو نے اپنی گاڑی ٹھیک کروائی؟" راحم نے خیال آتے پوچھا

"گاڑی کباڑ میں بیچ دی" طلحہ نے ہنستے ہوئے بتایا

"کیوں؟؟ اتنا بڑا ایکسیڈنٹ تو نہیں ہوا تھا" راحم نے اچھنبے سے کہا

"ایکسیڈنٹ برا نہیں تھا علاقہ برا تھا،،گاڑی لاک تھی اسی لیے اندر کا سامان بچ گیا باقی باہر کا سب اڑا لے گئے،،گاڑی کے شیشے پر کافی نشان تھے شاید توڑنے کی کوشش کی ہو گی انہوں نے"طلحہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا اور وہ نادم سا اُسے دیکھنے لگا اسکی ڈریم کار تھی وہ!۔۔۔

"میری گاڑی لے لے تو"راحم نے ندامت سے کہا

"نہیں بھائی کوئی بات نہیں آپکی زندگی بچ گئی یہی بہت بڑی بات ہے ہمارے لیے،،اور بابا نے مجھے لے دی ہے نیو کار " so just chill طلحہ نے بتاتے ہوئے اُسے مطمئن کیا

any way get up now "*جلدی سے تیار ہو جاؤ بھابھی کے گھر جانا without any delay " طلحہ نے تالی بجاتے ہوئے اُسے اٹھنے کا اشارہ کیا

"طلحہ بھائی کی طبیعت تو ٹھیک ہونے دو،، صلح نے اسکی بے صبری پر اُسے ٹوکا

"جب تک یہ ٹھیک ہونگے انہوں نے کوئی اور کارنامہ کر دینا ہے اور میں اب افورڈ نہیں کر سکتا میری بس ہے اب میں پاگل ہو جاوں گا قسم سے"طلحہ نے ہار مانتے ہوئے ہاتھ اٹھائے

"ابھی سے بس میرے بعد تو نے ہے سنبھالنا ہے سب،، راحم نے جلدی سے کہا

"کیوں آپ رخصت ہو کر بھابھی کے گھر جا رہے ہو یہاں معاملہ اُلٹا ہونے والا ہے کیا

؟" اسکی بات پر سب بے تحاشہ ہنس پڑے

"طلحہ،، سبین بیگم اُسے گھوری دی

"چلو اٹھ جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں سب ساتھ مل کھائیں گے،، سبین بیگم نے راحم کے بالوں کو بکھیرتے ہوئے کہا

"مما اسکول ٹائم پر جو پراٹھے بنا کر کھلاتی تھیں وہی بنایئے گا آج بہت یاد آ رہے ہیں وہ" راحم نے لاڈ سے کہا تو وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئیں

"ادیبہ کہاں ہے نظر نہیں آ رہی،، اُسے اچانک خیال آیا

"کالج گئی ہے،، پیپرز اسٹارٹ ہو گئے ہیں اس کے" صلح نے اسے بتایا

اس نے سمجھنے کے انداز سے سر ہلا دیا

"کیسا ہے؟؟"طلحہ نے سوٹ راحم کی نظروں کے سامنے لہرایا

"اچھا ہے،،راحم خوشی سے مسکرا دیا

"چلیے اٹھیے پھر جلدی سے تیار ہو جایئے"طلحہ نے سوٹ بیڈ پر پھیلایا اور اُسے اٹھنے میں مدد کی لیکن وہ کھڑے ہوتے ہی لڑکھڑا گیا

"آرام سے بھائی" صلح نے آگے بڑھ کر فکر مندی سے اُسے سہارا دیا

"ہمت کرو بھائی سوچو سامنے بھابی کھڑی آپ کو بلا رہی ہیں،،، طلحہ نے اس کی ہمت مدھم پڑتی دیکھ شوخی سے کہا

"ہاہاہا تو کبھی نہیں سدھرے گا"راحم نے آنکھوں میں آتی نمی کو پیتے ہوئے اعصاب کو مضبوط کر کے صلح کا سہارا چھوڑ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی

"شاباش،، چلیں اب چلنے کی کوشش کریں"طلحہ مسلسل اُسے تھامے ہوئے تھا اور دھیرے دھیرے اسکی آگے بڑھنے میں مدد کی تھوڑا دور چل کر طلحہ نے دھیرے سے اپنے بازو پیچھے ہٹا لیے

Come onبھائی شیر ہو آپ شیر" طلحہ کی باتوں پر بے بسی سے اُسے ہنسی آئے جا رہی تھی وہ بچوں سا قدم بھرتا کمرے میں ٹہلنے لگا

"یار چیونٹی کی اسپیڈ سے چلتے رہے تو پہنچ گئے ہم لوگ بھابھی کے گھر" اسکے طنز پر اسکی پھر ہنسی چھوٹ گئی

"کمینے ہنسا مت گر جاؤں گا،،" وہ دھیرے دھیرے چلتا بیڈ پر آ بیٹھا

"ایسا لگ رہا ہے زندگی میں پہلی دفعہ چل رہا ہوں" اس نے اپنی پھولی سانسیں متوازن کرتے ہوئے کہا

"بھائی پانی پیئیں،، صلح نے جلدی سے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا اور پھر طلحہ کی طرف پلٹی

"کیوں تنگ کر رہے ہو بھائی کو ابھی تو ٹھیک ہوئے ہیں میں بول رہی ہوں ناں کل کو چلیں جائیں گے،، اس نے آستین اوپر کرتے اسکی اچھی خاصی کلاس لے لی

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے شیر کو کمزور کرنے کی ہم آج ہی جائیں گے،،وہ کمال ڈھٹائی سے بولا

"تم سدھر جاؤ،،" صلح انگلی اٹھا کر اُسے وارن کیا

"صلح طلحہ ٹھیک کہہ رہا ہے میں اور دیر نہیں کرنا چاہتا آلریڈی میں نے معاملہ بگاڑ دیا ہے،،راحم نے طلحہ کو تسلی دی

"میرا موبائل کہاں ہے؟ پلیز مت کہنا کہ چوری ہو گیا ہے" اس نے خیال آتے صلح سے پوچھا

"نہیں بھائی،،سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھا ہے" اس نے ہنستے ہوئے آگے بڑھ کر دراز سے موبائل نکالا

"شکر ہے،،" راحم نے خوش ہوتے کہا

"طلحہ چارجنگ پر لگا دو" اس نے ڈیڈ بیٹری دیکھ موبائل طلحہ کی جانب پھینکا صلح تم جاؤ مما کی ہیلپ کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں ہم آج ہی چلیں گے "

"لیکن بھائی"

"لیکن کیا؟... کہہ رہے ہیں ناں آج جانا ہے نانی اماں کیوں بن رہی ہو پھر" طلحہ نے اس کی جلدی سے بات کاٹتے ہوئے تنک کر کہا وہ دانت پیس کر گھوری دیتی وہاں سے چلتی بنی

"تم نے نہیں تیار ہونا؟" راحم نے آخری گھونٹ بھر کر گلاس ٹیبل پر رکھا

"رہنے دو بھائی پچھلی بار کا تیار ہونا ہی مجھے بہت ہوا تھا" اس کی بات پر راحم کا بے ساختہ قہقہہ نکل گیا "سوری یار پر اس بار ویسا نہیں ہو گا پرامس" اس نے ہنستے ہوئے تسلی دی

"پکا؟" اس نے ابرو اٹھا کر تصدیقاً پوچھا

"ہاں ہاں پکا" اسکی بات سنتے ہی وہ اچھلتے ہوئے تیار ہونے بھاگ گیا وہ دھیرے سے مسکرا دیا

"ہمم۔۔۔۔۔۔۔زورین حامدی تیار ہو جاؤ آرہا ہوں پھر تمہیں اپنے نام کرنے" اس نے سوٹ اٹھا کر دیکھتے ہوئے زیر لب کہا اور پھر سوٹ کو گلے لگا کر مسرت سے مسکرا دیا چند

ثانیے بعد بیڈ کا سہارا لے کر کھڑے ہوا اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا باتھ روم کی طرف قدم بڑھ گیا

موجودہ دن

ممکن نہیں عشق ہو اور دل حزیں نہ ہو

میرا حال ہی دیکھ لو جس کو یقیں نہ ہو

www.novelsclubb.com

"ہبہ پارلر جانا ضروری ہے،،، مجھے نہیں جانا ہے کہیں میرا دل گھبرا رہا ہے" زورین نے زیورات بیگ میں ڈالتی ہبہ سے کہا

"زوئی چپ ہی رہو تم ایک تو گن کر چار رشتے داروں کو بلانے دیا ہے آرزو کی شادی پہ دیکھا تھا پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں تھی ہمارے گھر میں اور اوپر سے شادی کا کوئی فنکشن ڈھنگ سے نہیں کرنے دیا تم نے مہندی بھی مجھ سے لگوا لی اب ایک نہیں سننے والی میں تمہاری" ہبہ نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا

"ہبہ مجھے باہر نہیں جانا ہے کیوں نہیں سمجھ رہی تم؟ میں باہر جاتی ہوں تو وہ میرے سامنے آ جاتا ہے پتہ نہیں کیسے" وہ بولتے ہوئے روہانسا ہوئی

"اُسے آنا ہوتا تو کب کا آ کر بکھیڑا اڈال چکا ہوتا اتنے دونوں سے نہیں آیا تو آج بھی نہیں آئے گا" ہبہ الماری سے اُسکا لہنگا نکالتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"پر ضرورت کیا ہے میں گھر میں ہی تیار ہو جاؤں گی۔۔۔ مجھے سچ میں اچھا محسوس نہیں ہو رہا" اس نے بے بسی سے اپنی کیفیت بیان کی

"کیوں اچھا محسوس نہیں ہو رہا میری جان کو؟" سمان اسکی بات سنتے کمرے میں داخل ہوا

"سمان دیکھو نا پارلر جانے پر نخرے دکھا رہی ہے۔۔مایوں مہندی پر بھی سب باتیں بنا رہے تھے کہ ایسی منہ دھوئی دلہن پہلی بار دیکھ رہے ہیں" ہبہ نے اُسے گھورتے ہوئے شکوہ کیا جبکہ زورین بدمزگی سے منہ پھیر گئی

"لوگوں کو دکھانے کیلئے پیسٹری بن جاؤں؟"اس نے غصے سے منہ بسورہ ہبہ نے سمان کو اُسے سمجھانے کا اشارہ کیا

"میری پگلی سی جان ایک دن کی تو بات ہے"سمان نے پیار سے اس کے ہاتھ پکڑے

" آج میک اپ کرواآؤ کل کو سعد بھائی کو ایسے ہی بنا میک اپ کے ڈارانا"سمان نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو شرارت سے کہا جس کا اثر فوراً ہوا اور وہ اس کے ہاتھ جھاڑتے غصے سے کھڑی ہو گئی

"حد ہے،، تمہیں ڈرایا ہو گا نارائنا نے اسی لیے سب کو اپنے جیسا سمجھ رہے ہو"زورین خفا لہجے میں بولی

www.novelsclubb.com

"ایکسپیرینس کر چکا ہوں اسی لیے تو بیچارے سعد بھائی کے لئے sad فیل کر رہا ہوں"

اس نے کھلکھلا کر کہا

وہ بھی ہلکا سا مسکرا کر پھر سے اُداس ہو گئ

"بابا ابھی بھی ناراض ہیں مجھ سے؟"اس نے اُداسی سے لب کاٹے

"مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا میں جب بھی اُنکی طرف دیکھتی ہوں وہ نظریں چرا جاتے ہیں اُنھیں مجھ پر اعتبار نہیں رہا"اسکی آنکھیں درد سے بھیگ گئیں

"کس نے کہا تُم سے ایسا تو ہر گز نہیں ہے،، تم دور جا رہی ہو ناں اسی لیے اُداس ہیں"

سمان نے اسکے آنسو پونچھے

"میں جانتی ہوں میرا دل بہلانے کے لیے جھوٹی تسلی دے رہے ہو لیکن اِصل میں اُنھیں نفرت ہو گئی ہے مجھ سے"وہ ندامت سے سر جھکا گئ

"طالب حامدی کبھی اپنی جان سے نفرت کر سکتا ہے بھلا؟"اُسے اُنکی آنسو بھری آواز سنائی دی اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دروازے میں کھڑے تھے

"بابا،، وہ اُنھیں پکارتے ہوئے دوڑ کر اُن کے گلے لگ گئی انہوں نے پیار سے اس کا سر چوم لیا

"ایم سوری بابا،، وہ اُن کے سینے میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"ایم سوری ٹو میری جان،،، مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے تھا بابا کو معاف کر دو بابا کی جان "

"نہیں بابا ایسے مت بولیں پلیز" وہ اُن سے قدرے دور ہوتے ہوئے نادم سی بولی

"تو پھر بابا سے ناراض نہیں ہے ناں بابا کی جان ؟" اُنکے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"چلو پھر جلدی سے پارلر سے تیار ہو آؤ نہیں تو بارات آجائے گی" انہوں نے محبت سے کہا

"لیکن بابا" ،،،

"لیکن ویکن کچھ نہیں" انہوں نے جلدی سے اسکی بات کاٹی "سمان جلدی سے چھوڑ آؤ انہیں بارات کا ٹائم قریب آ رہا ہے پھر واپس بھی آنا ہے" سمان اُنکی بات کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے اُسے ابرو اچکا اچکا کر چھیڑنے لگا

"ہبہ جلدی سامان سمیٹو اور جانے کی تیاری کرو میں جب تک انتظام دیکھتا ہوں" وہ انہیں سمجھا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے وہاں سے چلے

"ہمم اب چلیں میڈیم؟" ہبہ نے برجستہ بولا

تو اس نے خوشی خوشی اثبات میں سر ہلا دیا

"ڈرامے باز۔۔" ہبہ نے اس کے سر پر چپت لگاتے مصنوئی ناراضگی سے کہا

تینوں کھلکھلا کر ہنس پڑے

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

وہ باتھ روم سے باہر آیا ہی تھا کہ دھڑا دھڑ آتے میسجز نوٹیفکیشن نے اُسے چونکا دیا وہ ٹاول سے سر پونچھتے ہوئے موبائل کی طرف آیا "خبری کی اتنی مسڈ کالز؟" وہ حیرت سے اسکرین کو دیکھ رہا تھا

"سب ٹھیک تو ہے ناں زورین تو ٹھیک ہے؟" اُسے وسوسوں نے گھیر لیا اس نے جلدی سے اُسے کال ملائی

"کال اٹھاو خبری" وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا

"ہیلو صاحب جی،، بلآخر اس نے کال اٹینڈ کر ہی لی

"کیا ہوا خبری اتنی کالز کیوں آئی ہوئی تھی تمہاری؟" اس نے جلدی سے سوال کیا

"سر جی اب کیا فائدہ اتنے دنوں سے آپکو کالیں کر رہا ہوں آپ جواب ہی نہیں دے رہے تھے" وہ بیزاری سے بولا

"بکواس بند کرو سیدھی سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے؟"راحم غصے سے اکھڑا

"او جی لڑکی کی شادی ہو رہی ہے نکاح ہے تھوڑی دیر میں شامیانے لگ گئے ہیں آپ اب کال کر رہے ہو"

راحم سن کانوں سے اسکی بات سن رہا تھا

"کیا بکواس کر رہے ہو ہوش میں ہو تم؟!"راحم نے ڈوبتے دل کو سنبھالتے ہوئے اسکی بات کی نفی کرنا چاہی

"سر جی میں کیوں جھوٹ بولوں گا آ کر خود دیکھ لیں"اس نے تڑخ کر کہتے ہوئے کال بند کر دی وہ بے یقینی کی کیفیت سے موبائل اسکرین کو دیکھتا رہ گیا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"وہ لایقینی سے خود کو شیشے میں دیکھ رہا تھا

"زورین کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہے؟"وہ بے چینی سے ٹہلنے لگا اور پھر زورین کو کال ملا دی اُسکا نمبر بند آ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"زورین کال اٹھاو" اُسکا نمبر مسلسل بند آرہا تھا اس نے غصے سے چیختے ہوئے موبائل بیڈ پر پھینک دیا

"زورین تم ایسا نہیں کر سکتی میرے ساتھ" وہ بال نوچتے ہوئے چیخ رہا تھا پھر وہ بڑھا ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ جمائے کھڑا ہو گیا اور پاؤں ہلاتے ہوئے آنکھیں بند کیے سوچنے لگا

"تمہیں میری ہونا قبول نہیں ہے ناں تو میں تمہیں کسی اور کی بھی نہیں ہونے دوں گا" اس نے غصے سے سوچتے ہوئے یکدم آنکھیں کھولیں اور شیشے میں نظریں گرائے خود کو دیکھنے لگا

غصے سے لال نمی بھری آنکھیں مانو آنسوا بھی چھلک اُٹھیں گے

"زورین انجام اچھا نہیں ہو گا" اس نے وارننگ کے انداز سے سر ہلاتے ہوئے دراز سے ناول نکال کر ڈسٹ بن میں پھینکا لاکٹ اسی کے اندر تھا وہ بھی چھلک کر ڈسٹ بن میں جا گرا پھر پرفیوم کی بوتل اٹھا کر ڈسٹ بن میں پوری قوت سے پھینکی جس سے وہ کرچی کرچی ہو کر ناول

بھگو گئی اور پھر راحم نے لائٹر جلا کر ڈسٹ بن میں پھینک دیا پر فیوم پر آگ پڑتے ہی پورا ناول بری طرح سے سلگ اٹھا آگ تیزی سے کاغذوں کو راکھ کرنے لگی اور اسکی امانت کو بھی۔۔۔

"اگر وہ مل گئی تو تمہیں چھوڑ دوں گا اور اگر نا ملی تو یہ دنیا" اس نے دراز سے اپنی پستول اٹھائی اور اس سے مخاطب ہوا اور پھر سر جھٹک کر کمر کے نیچے بیلٹ میں اٹکایا اور آنکھوں کو بیدردی سے رگڑ کر ہاتھوں سے بال سنوارتا موبائل اٹھا کر وہ نیچے کی طرف بڑھا جبکہ دوسری طرف آگ کے شعلوں نے ڈریسنگ ٹیبل کو سلگانا شروع کر دیا تھا

"میں ابھی آپکو بلانے آ ہی رہی تھی" راحم کو سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھ کر صلح نے آگے بڑھ کر کہا

"آپکا فیورٹ ناشتا ریڈی ہے جلدی سے آئیں بیٹھیں ساتھ مل کر کھاتے ہیں بہت بھوک لگی ہے" صلح نے اس کے لیے کرسی کھینچ کر لاڈ سے کہا وہ زبردستی کی مسکان سجاتا ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھا آزر غنی پہلے سے ہی ٹیبل پر موجود تھے اُسے دیکھ وہ ندامت میں گھر گئے

www.novelsclubb.com

"کیسی طبیعت ہے اب؟؟"انہوں نے گلا کھنکتے سوال کیا مگر وہ خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھا رہا کسی سے بھی آنکھیں ملا کر اپنے اندر اٹھتے طوفان کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

"مما بھائی ماشاللہ دولہا لگ رہے ہیں ناں" صلح نے اسکی پلیٹ میں پر اٹھا رکھتے اُنھیں متوجہ کیا

"ہاں ماشاءاللہ،،انہوں نے دل ہی دل میں اسکی نظر اُتاری

وہ لب بھینچے خاموشی سے سر جھکائے چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگا

"بابا ہم لوگ بھائی کا رشتہ لے کر جانے والے ہیں آپ چلیں گے ہمارے ساتھ؟" صلح نے ٹیبل پر خاموشی دیکھ بات کا آغاز کیا وہ شرمندگی سے نظریں چرا گئے

"ضرور کیوں نہیں اگر راحم اپنے بابا کو معاف کر دے اور اُسے کوئی اعتراض نا ہو تو" انہوں نے آس سے اُسے دیکھا لیکن وہ بدستور سپاٹ چہرہ لیے کھانا کھائے جا رہا تھا

"بھائی گم سم کیوں بیٹھے ہو انتظار نہیں ہو رہا ہے کیا؟"طلحہ نے محفل میں داخل ہوتے حسبِ معمول جملہ کسا

"ہاں مجھے بھی لگتا ہے ادیبہ کے بغیر ہی جانا پڑے گا زورین بھابھی کا رشتہ مانگنے" صلح نے بھی ہنستے ہوئے اسکی بات کی تائید کی

"کوئی کہیں نہیں جارہا" اس نے سختی سے کہہ کر سب کو خاموش کرادیا

"کیا ہوا بھائی؟؟" طلحہ نے ٹھٹھک کر اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا اس نے جلدی سے نظریں پھیر لیں

"جھوٹ فریب جھوٹی تسلی کچھ بھی دینے کا وقت نہیں رہا انکی ضد پوری ہو گئی وہ نہیں ملی مجھے شادی ہو رہی ہے اس کی آج" وہ بے بسی سے اپنی حالت پر ہنس رہا تھا سبھی غم و حیرت سے اس کے اذیت بھرے چہرے کو دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

"خوشی تو بہت ہو رہی ہو گی ناں آپکو؟" وہ بے چینی و اضطراب سے ٹیبل پر انگلی بجا رہا تھا

"اتنی پلیننگز کر رہے تھے آپ اُسے مجھ سے جدا کرنے کی پر وہ تو ایک پل میں میری ایک بیوقوفی پر ہی کسی اور کی ہو گئی" غنی صاحب شرمندگی سے اسکی شکوہ گو نظروں سے منہ پھیر گئے

"نظریں کیوں چرا رہے ہیں غنی صاحب،،، مبارک ہو آپکو آپ نے اپنے بیٹے کو برباد کر دیا" وہ غم و غصے سے اُنھیں دیکھتے ہوئے طنز کر رہا تھا

"بھائی کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہو گی،، ہم ابھی جا رہے ہیں ناں بات کریں گے اُن سے "طلحہ نے اس کا بازو مسلتے ہوئے اُسے تسلی دینی چاہی

"کس سے بات کرو گے ؟اس کے باپ سے جس نے مجھے گھر سے نکال دیا یا اس کے ہونے والے شوہر سے ؟"وہ غصے سے اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بپھرا صلح کانپ کر آنکھیں بند کر گئی

"کیا کہو گے وہاں جاکر کہ آپ غلطی سے بارات لے کر آ گئے ہم لوگ تو بس پہنچنے ہی والے تھے رشتہ لے کر بس ذرا ہمارے باپ کو منانے میں تھوڑی دیر ہو گئی" وہ چلاتے ہوئے ایک دم کھڑا ہو گیا کرسی غیر متوازن ہو کر نیچے جا گری

"بھائی آرام سے کچھ نہیں ہو گا وہ آ چکی ہیں صرف آ چکی" طلحہ نے آرام سے تسلی دیتے اسے سمجھایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ابھی بھی آرام کروں میں ؟وہ کسی اور کی ہونے جارہی ہے"راحم نے آنکھوں سے آنسو جھٹکتے ہوئے بے یقینی سے اُسے دیکھا سبین بیگم ہمت مجتمع کر کے اسکی طرف بڑھی

"راحم اسٹریس مت لو بیٹا طبیعت خراب ہو جائے گی میں چلتی ہوں ناں تمہارے ساتھ میں بات کروں گی اُن سے ،،

"ہاں اور وہ تو مان جائیں گے ،،راحم نے بیدردی سے اُنکی بات کاٹی

"کچھ نہیں کر سکتے آپ لوگ کچھ نہیں "،،،، you guys are failure وہ نفی میں سر ہلاتے نخوت سے کہتا باہر کو چل دیا

"بھائی کہاں جارہے ہو آپ؟"طلحہ نے جلدی سے بھاگ کر اُسے بازو سے تھام کر روکا

"اُسے اسکی شادی کا تحفہ دینے"راحم نے بیدردی سے ہنس کر طلحہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں

"بھائی میں آپکو جانے نہیں دوں گا آپ پھر سے کوئی پاگل پن کر دیں گے'اس نے راحم کو مضبوطی سے پکڑا

"طلحہ چھوڑو مجھے۔۔۔"راحم نے دانت پہ دانت جمائے اُسے غصے آنکھیں دکھائیں

"بھائی پلیز مت جائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ سے" صلح نے سسکتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے وہ بے بسی سے سر جھکا گیا

"مجھے کمزور کر رہے ہو تم دونوں"اس نے طلحہ کو گردن کے پیچھے سے پکڑ کر اُسکا سر اپنے سر سے ملالیا

"بھائی پلیز کوئی بیوقوفی مت کیجئے گا ہم ٹوٹ چکے ہیں اور نہیں سہہ پائیں گے" وہ لاچاری سے بولتے ہوئے رو دیا

"کچھ نہیں کروں گا تم بس سب کا خیال رکھنا،،اسکی آنکھوں سے بھی بے اختیار اشک بہہ نکلے

طلحہ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی راحم نے آنکھیں موند کر دل ہی دل میں اس سے معافی مانگی اور پھر آنسو ضبط کر کے ایک جھٹکے سے اُسے دور گرایا صلح نے حیرانگی سے منہ پر ہاتھ رکھا

www.novelsclubb.com

سب ہکا بکا اُسے دیکھنے لگے وہ ابھی سنبھلے ہی نہیں تھے اس بات پر کہ راحم نے پیچھے قدم بھرے

"مجھے معاف کر دینا" اس نے جلدی سے کہہ دروازے سے باہر نکل کر دروازہ لاک کر دیا

"بھائی نہیں!" صلح اور طلحہ چلاتے ہوئے زور زور سے دروازہ پیٹ رہے تھے طلحہ جلدی سے بھاگتا ہوا ڈرائنگ روم کی ونڈو پر سے کارٹن ہٹانے لگا

"بشیر دروازہ مت کھولنا دروازہ لاک کر دو" راحم کو گاڑی کی طرف بھاگتا دیکھ طلحہ نے چیخ کر چوکیدار کو پکارا

"بھائی مت کرو یار میں مر جاؤں گا" راحم نے پلٹ کر طلحہ کو دیکھا بے بسی سے سر جھٹک کر چوکیدار کی طرف متوجہ ہوا

"جلدی دروازہ کھولو ،،،

www.novelsclubb.com

"صاحب جی طلحہ صاحب منع کر رہے ہیں۔۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے اس کی بات کی نفی کی

"دروازہ کھول رہے ہو یا گولی ماروں "راحم نے پستول نکال کر اس پر تانی وہ ہیبت زدہ سر پر پاؤں رکھے دروازہ کھولنے بھاگا اس نے پلٹ کر ونڈو کی طرف دیکھا تو سبین بیگم اور صلح بے بسی سے ہاتھ جوڑے اُسے روک رہی تھیں،،،اور طلحہ،،،

"طلحہ کہاں ہے؟"اس نے متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا تو فرسٹ فلور کی بالکنی سے اترتے طلحہ پر اسکی نگاہ پڑی تو اس نے بجلی کی سے تیزی سے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی بھگا ڈالی طلحہ اسے پکارتا ہی رہ گیا تبھی راحم کے کمرے سے اٹھتے دھوئیں نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا وہاں کا منظر دل چیر دینے والا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

"سوری طلحہ صاحب آپکو انتظار کرنا پڑا تھوڑا میٹنگ میں پھنس گیا تھا آپ بتائیں اتنی جلدی خدمت کا موقع دے دیا آپ نے" انھوں مصافحہ کرتے ہوئے معذرت کی

"نہیں سر اسکی کوئی ضرورت نہیں شرمندہ مت کریں ڈی_آئی_جی ہیں آپ آخر اتنا انتظار تو چلتا ہے" طلحہ نے اپنے اندر اٹھتی بے چینیوں کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

"آپکی زرنوازش ہے،،، کیا لیں گے چائے یا کافی؟" انھوں نے مسکرا کر کہتے ہوئے ریسیور اٹھالیا

"نہیں سر اسکی کوئی ضرورت نہیں دار صل میں بہت ضروری کام سے آپکے پاس آیا ہوں" تذبذب میں کہتے وہ انھیں فکر مند کر گیا

"سب خیریت،، راحم صاحب ٹھیک ہیں" وہ ریسیور رکھ کر طلحہ کی طرف متوجہ ہوئے

"کچھ ٹھیک نہیں ہے" طلحہ نے بے چینی سے انگلیاں چٹخائیں

"آپ پانی پئیں ریلیکس کریں،،" انھوں نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا

"دراصل میں یہاں ایف_آئی_آر لکھوانے آیا اور میں چاہتا ہوں ابھی کے ابھی آپ ایکشن لیں" اس نے پانی کا گلاس سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا

"اوکے" وہ ریلیکس پوزیشن سے سیدھے ہو بیٹھے

"اور کس بارے میں ہے یہ اہف_آئی_آر؟" وہ نا سمجھی سے اس کی بے چینی کو دیکھ رہے تھے

"ایک قتل کی جو کچھ دیر میں ہونے والا ہے" طلحہ کی بات پر ان کے ابرو اٹھ گئے

"کس کا قتل"؟

وہ تذبذب سا لب کاٹتے انھیں دیکھنے لگا

"طلحہ کس کا قتل؟" اسے خاموش دیکھ انھوں نے بات دہرائی

"زورین حامدی کا" طلحہ نے دل مظبوط کرتے بتایا

"اور کون کرے گا یہ قتل؟" انھوں نے اچھنبے سے پوچھا

"راحم""

"راحم آزر" طلحہ نے سختی سے لب بھینچے کہا اسکی بات پر انکی آنکھیں حیرت سے شک ہو گئیں "راحم"؟

♡♡♡♡♡♡♡♡

اے بے پرواہ انسان تو ٹھہر کر سوچ تو سہی

رب بلاتا ہے تجھے تو پلٹ کر دیکھ تو سہی

وہ غصے سے بند ہوتے دماغ سے رش ڈرائیونگ کر رہا تھا کہ تبھی اس کا موبائل رنگ کرنے لگا

"طلحہ تنگ مت کرو مجھے "اس نے بنا دیکھے موبائل بے دلی سے دیش بورڈ پر پھینکا تبھی ایک بچہ اسکی کار کے سامنے آگیا اس نے گھبرا کر اسے بچانے کے لیے کار دوسری طرف گھمائی تو وہ فٹ پاتھ سے جا ٹکرائی راحم نے جھکا سر اٹھا کر تیز ہوتی دھڑکنوں کو کنٹرول کرتے سائیڈ مرر سے پیچھے کی طرف دیکھا وہاں لوگوں کا مجمع جمع ہو گیا تھا وہ تھوک نگل کر گلے کو تر کرتا گاڑی سے اتر آیا

"یارب بچے کو کچھ نہ ہوا ہو "ڈرتے قدموں سے مجمع کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر مجمع کے بیچ و بیچ روتے بلکتے صحیح سلامت بچے کو دیکھ اسکی جان میں جان آئی وہ شکر کا سانس لیتا مجمع کو چیرتا ہوا اس کے پاس آرکا

"کیا تماشا لگایا ہوا ہے یہاں پہ "چور کی داڑھی میں تنکا وہ الٹا انھیں ڈانٹنے لگ گیا

"اندھے ہو دیکھ کر نہیں چلا سکتے گاڑی ؟"ایک دراز عمر بوڑھے نے جملہ کسا

"میاں جی کام کریں جا کر اپنا،،، چلیں جائیں سب کوئی سرکس نہیں کھلا ہوا"اس نے برہمی سے کہتے سب کو چلتا کیا

"آؤ ڈرو مت ہاتھ پکڑو میرا" راحم نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھنے کا اشارہ کیا وہ چند پل جھجھک کے بعد اپنا چڑیوں بھرا پنجرہ اٹھاتا اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا

راحم اسے لیے گاڑی کی طرف چلا آیا اور پھر اس اٹھا کر گاڑی کے بونٹ پر بٹھا اپنے روبرو کیا

"ایم سوری۔۔مجھے معاف کردو غصے میں گاڑی چلا رہا تھا" راحم شرمندہ ہوا

"اگر میں مر جاتا تو میرے گھر والوں کا کیا ہوتا" پریشانی سے بولتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگ گیا اور راحم کو مزید ندامت میں ڈال گیا

" مجے معاف کردو آئندہ دھیان رکھوں گا میں اور تم بھی دھیان رکھا کرو ٹریفک چلتے ہوئے سڑک کراس مت کیا کرو" راحم نے اپنی غلطی تسلیم کرتے اسے پیار سے سمجھایا

"کیا کرنے جارہے تھے اتنا بھاگ کر سڑک پر؟" راحم نے جیب سے رومال نکال کر اس کے آنسو پونچھے

"وہاں دوسری طرف لوگ بس کا انتظار کرنے کھڑے ہوئے تھے انھیں چڑیا بیچنے جا رہا تھا"" راحم کا دل درد سے بھر آیا

"عمر کیا ہے تمہاری؟" اس نے حیرانی سے پوچھا

"گیارہ سال" اس نے معصومیت سے جواب دیا

"تو اسکول جانے کی بجائے چڑیا کیوں بیچ رہے ہو"؟

"جاتا تھا اسکول ابو کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے گھر میں کھانے کیلئے کھانا نہیں ہے اسی لیے امی چڑیا پکڑ کر دیتیں ہیں بیچنے کیلئے" اس کے آنسوؤں میں پھر سے روانی آگئی راحم کا دل کٹ کر رہ گیا

"سب چلے گئے میری چڑیاں کون خریدے گا؟" بس کے ہارن پر وہ متوجہ ہو کر غمزدہ ہو گیا

"میں ہوں ناں میں خریدوں گا تمہاری چڑیاں" راحم نے آنکھوں میں اترتی نمی کو جھٹکتے ہوئے مسکرا کر کہا

www.novelsclubb.com

"بیچو گے مجھے چڑیاں؟"راحم کے سوال پر اس نے ہاتھوں سے آنسو پونچھتے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

"نام کیا ہے تمہارا"؟

"اسامہ سرور"اس نے بشاش لہجے میں بتایا

"چلیں اسامہ سرور تمہارے گھر؟"راحم نے مسکرا کر اسکا پنجرہ اٹھا کر بیک سیٹ پر رکھا اور پھر اسے گاڑی میں بیٹھا کر اس کے گھر کا راشن خرید کر اسے اس کے گھر پہنچایا

"امی دیکھیں انکل نے مجے اتنا سب کچھ لے کر دیا ہے اب تو آپ مجھے کام پر نہیں بھجیں گی؟"وہ خوشی سے جھوم کر اپنی ماں کے گلے لگ گیا

"آپ کون؟"وہ حیرانی سے گویا ہوئیں

"جی وہ دراصل آج میری گاڑی سے اسامہ کی ایکسیڈنٹ ہونے والا تھا"راحم نے ندامت سے بتایا

www.novelsclubb.com

"ہائے میرے بچے ٹھیک ہو؟" وہ دھل کر اسے دیکھنے لگیں

"جی۔۔۔جی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔آپکو اس طرح اسے باہر نہیں بھیجنا چاہیے وہ بھی اتنی بری ٹریفک والی جگہ پر" راحم نے راشن کے بیگ انھیں تھماتے سمجھایا

"بس کیا کریں جی مجبوری ہے" انھوں نے دوپٹے کا پلو دانتوں تلے دابے شرمندگی سے بتایا راحم ان کی حالت سمجھتا گاڑی کے لیفٹ سائیڈ گھوم کر ڈیش بورڈ کے خانے سے پیسے نکالنے لگا

"صاحب جی آپکی گاڑی کا تو بہت نقصان ہو گیا" وہ دروازے سے دیکھتے ہوئے زرا سا آگے ہوئیں

ان کی بات راحم گاڑی کی حالت غیر کی طرف متوجہ ہوا گاڑی کی لیفٹ سائیڈ بری طرح سے خراب ہو چکی تھی

"کوئی بات نہیں میں ٹھیک کروا لوں گا" اس نے اگنور کرتے پیسوں کے ہزار والے تین بنڈل ان کی طرف بڑھائے

"صاحب جی یہ کیا ہے" ان کی حیرت سے آنکھیں پھٹ گئیں

"یہ تھوڑے سے پیسے ہیں اپنے شوہر کو بولیے گا کوئی چھوٹی سی دکان کھول لیں لیکن بچے سے کام نہ کروائیں پلیز" راحم نے رسانیت سے سمجھاتے پیسے انھیں تھمائے انھوں خوف سے ادھر ادھر دیکھ کر پیسے جلدی سے دوپٹے کے پلو میں لپیٹ لیے

"تو میں اس بات کا یقین کر لوں ناں اسامہ کل سے اسکول جائے گا نا کہ سڑکوں پر خوار ہونے "

"ہاں جی بالکل صاحب جی میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ سے کبھی اسامہ کو کام پر نہیں بھیجوں گی" ان کی بات پر وہ دل سے مسکرا دیا

"چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر" اس نے یقین ہوتے اجازت طلب کی

"اللہ آپکی دلی خواہش پوری کرے جی آپکو کوئی غم نہ دے" انھوں نے ہاتھ اٹھا کر دل سے دعائیں کیں

www.novelsclubb.com

"خدا کرے آپکی دعا قبول ہوں" وہ درد بھری مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجاتا گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

موبائل دوبارہ سے بجنے لگا

"گھر پر سب پریشان ہونگے ایک بار بات کر لوں" اس کا دل غم سے پسیجنے لگا

"زاکر کی کالز؟" لیکن اسکرین کو دیکھ کر وہ حیرت میں ڈوبا

"کہیں زورین۔۔۔۔۔؟" ایک لمحے کو اسکا دل بلیوں اچھلنے لگا کہ اسکا نکاح نہیں ہو رہا وہ ہاسپٹل میں ہے اور دوسرے ہی لمحے ہاسپٹل کا سوچ کر بے چین ہو گیا

"ہاں زاکر بولو؟" اس نے بے قراری سے کال ملاتے ہوئے پوچھا

"سر جی کہاں ہیں آپ مجھے آپکی مدد چاہیے تھی" وہ بولتے ہوئے بچوں سا بلکنے لگا

"کیا ہوا زاکر رونا بند کرو ٹھیک سے بتاؤ" راحم نے نرم لہجے میں کہا

"سر جی دو دن پہلے میں اپنے بھائی کو ہاسپٹل لے کر آیا تھا اس نے خودکشی کی کوشش کی تھی نزدیک یہی ہاسپٹل تھا لیکن یہ بہت مہنگا ہے میں نے ایڈوانس دے کر علاج تو کروایا مگر اب پیسے نہ جمع کروانے کی وجہ سے وہ لوگ ہمیں اس سے ملنے نہیں دے رہے" وہ تفصیل سے بیان کرتے پھر سے رونے لگ گیا

"ایک تو تم رونا بند کرو اور آتا ہوں میں پریشان مت ہو لوکیشن بھیجو مجھے فوراً" راحم اسے ڈانٹتے ہوئے جھنجھلایا

"سر جی بہت بہت شکریہ آپکا" وہ مشکور لہجے میں بولا

"کوئی بات نہیں جلدی سے لوکیشن بھیجو" اس نے کہتے ہوئے کال ڈراپ کر دی

"لگتا ہے تم تک آج قسمت پہنچنے نہیں دے گی مجھے زورین حامدی" راحم نے خود کلامی کی اور کار اسٹارٹ کر دی

♡♡♡♡♡♡♡♡

تمہیں واپس پانا ہے تمہی کو کھو کر

"طلحہ ایک بات پھر سوچ لو اگر یہ ایف_آئی_آر ایک بار درج ہو گئی تو میں تمہیں اسے واپس نہیں لینے دوں گا" انہوں نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی "میں نے سوچ سمجھ کر ہی یہ فیصلہ لیا ہے سر آپ بے فکر رہیں میں خود چاہتا ہوں اُنھیں عیش کی خودسری سے چھٹکارا ملے" طلحہ نے اعصاب ڈھیلے چھوڑتے اذیت سے دوچار ہو کر کہا

"فکر مت کرو میرے ہاتھ آیا تو سارے کس بل نکال دوں گا" مزے سے کہتے وہ مسکرا دیے اور ٹیلی کام کی طرف گھومے

"حوالدار صاحب اسپیشل ٹیم کو بلائیے ارجنٹ نوٹس پر ضروری کیس آن پڑا ہے" وہ اُسے معنی خیزی سے دیکھتے ریسیور اٹھا کر اپنے حوالدار کی طرف متوجہ ہوئے

"اوکے سر" دوسری طرف سے تابعداری سے جواب ابھرا

"طلحہ راحم صاحب کا نمبر چاہیے ہوگا ٹریس کرنے کے لیے" وہ حوالدار کو حکم جاری کر طلحہ کی طرف مڑے اس نے اثبات میں سر ہلاتے موبائل اسکرین پر راحم کا نمبر نکال اُنکی طرف بڑھا دیا

"بھائی مجھے معاف کر دیجئے گا یہ ضروری ہو گیا تھا" طلحہ دل ہی دل میں نادم ہوا

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

دردِ زندگی بس اک یہی ستم باقی تھا؟

"سر میں آپکا کیسے شکریہ ادا کروں آپ نے میری اتنی بڑی مشکل حل کی" زاکر مشکور انداز میں اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا

"اچھا اچھا اب بس ان سب کی کوئی ضرورت نہیں" راحم نے مصنوئی خفگی سے ڈپٹا

"نہیں سر آپ نہیں جانتے آپ نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے میں اپنے بھائی کو یوں تڑپتا ہوا دیکھ اپنے اوسان کھو بیٹھا تھا" وہ یاد کرتے ہوئے غمگیں ہوا

"کیا زیادہ درد ہوتا ہے ہاتھ کی نبض کاٹنے سے؟" راحم نے جھجھکتے ہوئے پوچھا

"بالکل سر" اس نے پر یقین لہجے میں کہا "انسان بھی ایسے ہی تڑپتا ہے جیسے کسی جانور کی شہ رگ کاٹ دی جائے اور وہ چیختے ہوئے تڑپتا ہے" زاکر کی بات پر اُسکا دل خوف سے بھینچ گیا اُسے قربانی کے جانور یاد آنے لگے اس کے چہرے پر اضطرابی عیاں تھی

"اور اگر کوئی ڈائریکٹ دل پہ گولی مار دے تو کیسا محسوس ہوتا ہے I mean کیا کیفیت ہوتی ہے؟" راحم نے اس سے نظریں چراتے پوچھا

"سر اکثر تو لوگ دل پر نہیں مارتے اُنھیں لگتا ہے کہ دل سینے کے بالکل بائیں طرف ہے لیکن اِصل میں تو دل سینے کے درمیاں میں ہے ہاں لیکن دِل کا رخ بائیں طرف ڈیڑھ انچ بڑھا ہوا ہے اسی لیے اکثر لوگوں کی گولی دل کی بجائے کندھے میں پیوست ہو جاتی ہے" وہ اپنی ہی طورہانکے جارہا تھا اُسے نہیں معلوم تھا کہ وہ لاعلمی میں راحم کے دماغ میں بھرے شر کو رستہ دے رہا تھا

"اور درد ایسا ہوتا یوں جیسے کوئی لوہے کی گرم سلاخ آپکے جسم میں پیوست کر دے اور گولی کے بارود کا زہر جسم میں ہوا میں خوشبو گھلنے کی تیزی سے پھیلتا ہے اور اگر گولی سیدھا دل میں لگے تو انسان کی چند لمحوں میں ہی موت طے ہو جاتی ہے دل تو پوری طرح سے پھٹ چکا ہوتا ہے جسم اور دماغ کو خون ملنا بند ہو جاتا ہے اسی لیے چند منٹ میں ہی جسم بے جان ہو جاتا ہے" زاکر کی تفصیل پر راحم کے دل میں موت کا خوف پیدا ہونے لگا اُسے ڈر لگنے لگا

"آپکو پتہ ہے راحم سر موت اتنی بھیانک چیز ہے کہ کبھی کبھی جی چاہتا ہے کہ سلو پوائزن کھا کر آرام کی موت مروں""' زاکر بتاتے ہوئے خود کی ہی بات پر ہنس پڑا

www.novelsclubb.com

"میں بھی ناں پاگل ہو گیا ہوں کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں آپ سے" وہ اپنے سر پر چپت لگاتے ہوئے سنبھلا

"سلو پوائزن مطلب ؟" راحم کی سوئی اسکی بات پر اٹک گئی "کیا اس سے انسان دھیرے دھیرے مرتا ہے ؟" راحم ناسمجھی سے اُسے دیکھنے لگا

"نہیں سر" وہ اسکی ناسمجھی پر نفی میں سر ہلاتا ہنس دیا

"نام سلو ہے مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اثر بھی سلو کرتا ہے،،، دراصل ایک زمانے میں سائنٹس نے ایک پوائزن بنایا تھا جس سے کہ انسان کو نیند جیسی موت آئے لیکن بعد میں اس کے غلط استعمال کی وجہ سے اُسے بند کر دیا گیا" زاکر نے سنجیدگی سے بتایا

"لیکن کیوں بنایا تھا؟" راحم اب بھی اُلجھا ہوا تھا

"سر آپ اتنا کیوں الجھ رہے ہیں آپ کو کسی کو دینا ہے کیا؟" وہ اچھنبے سے پوچھتا کھلکھلا دیا تو راحم بھی قدرے جھنب سا گیا

"تمہیں اتنا سب کیسے معلوم ؟ء" راحم نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا

"سر میں میڈیکل کا کافی اچھا اسٹوڈنٹ تھا لیکن گھر کے حالات اور خرچے کی تنگی نے مجھے پڑھائی چھوڑ کر ریسیپشنسٹ کی نوکری پر مجبور کر دیا" وہ بتاتے ہوئے آبدیدہ ہو گیا اور پھر دونوں کے بیچ خاموشی حائل ہو گئی

"سر دراصل انہوں نے سنجیدہ بیماری والے مریضوں کے لیے بنایا تھا جن کی بیماری کا کوئی علاج نہ رہے اور اُنکی موت اذیت بھری ہو جیسے کے زورین میڈیم۔۔۔۔۔" بتاتے ہوئے اسکی زبان پھسل گئی اس نے ڈر کر زبان دانتوں تلے دبالی اور خوف سے راحم کے چہرے پر بدلتے تاثرات کو دیکھنے لگا

"کیا بکواس کی تم نے ؟""راحم کا غصّہ ایک دم سے ابھرا وہ کھا جانے والی نظروں سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اُسے دیکھنے لگا

"کیا بکواس کی تم نے ابھی میں نے پوچھا؟"اب کے راحم نے غصے سے اُسکا گریبان پکڑ لیا

"سر وہ...وہ۔۔"زاکر کی ڈر کے مارے سانس اٹکنے لگی

"جلدی بولو کیا" راحم برہمی سے بولا

"سر میں آپکو بتانے ہی والا تھا زورین میڈیم کی فائنل رپورٹس آگئی تھیں اور ڈاکٹر نے اُنکی بیماری کو لاعلاج کنفرم کر دیا تھا" زاکر نے لڑکھڑاتی آواز میں بتایا

راحم کا دماغ بھک سے اُڑ گیا ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہو گئی وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا

"سر میرا یقین کریں میں نے سچ میں نے خود ریکارڈز میں دیکھا تھا میں آپکو انفارم کرنا چاہتا تھا مگر آپکا نمبر بند آرہا تھا اور پھر میرے گھر میں یہ مسئلہ ہو گیا" اس نے لاچاری سے وجہ بیان کی

راحم لایقینی سے ڈوبتے دل کو سنبھالتے گاڑی کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا

"میں اُسے مارنے چلا تھا جو خود موت کی کاگار پر کھڑی ہے" راحم کی آنکھوں سے ایک آنسو بے ضبط ہو ٹوٹ کر گرا اس نے انگلیوں کے پوروں پر آنسو جذب کر کے حیرانی سے نظروں کے سامنے کیے

"میں کیوں رو رہا ہوں"؟

♡♡♡♡♡♡♡♡

اداس ہے دل بے قرار تھوڑی ہے

مجھے بھلا کسی کا انتظار تھوڑی ہے

"راحم کے بارے میں جاننے کے بعد کیا سعد بھی مجھ سے اسی طرح بے اعتنا ہو جائے گا جیسے بابا ہو گئے تھے" وہ اداسی سے سوچ رہی تھی

"زورین" ہبہ نے اسے سوچوں کے بھنور سے باہر نکالا

"کیا ہوا اداس کیوں بیٹھی ہو؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی

"نہیں تو میں تو اداس نہیں ہوں" وہ پھیکی سی مسکراہٹ سے بولی اور بیڈ پر تھوڑا پیچھے کو سرک کر ہبہ کو بیٹھنے کی جگہ دی

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں ہوتا ہے ایسا انسان نروس ہو جاتا ہے شادی والے دن امی،، بابا،، گھر سب کو چھوڑ کر جانا ہوتا ہے ناں" ہبہ نے پیار سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

"ہمم" وہ بس سر جھکا کر رہ گئی

"زورین" ہبہ نے اسے سنجیدگی سے پکارا وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

"میری بات کا برا مت ماننا لیکن بڑی بہن ہونے کے ناتے سمجھا رہی ہوں ء" وہ پوری متوجہ سے اسکی بات سن رہی تھی

"مرد کو کبھی بھی ضد مت دلانا جب وہ ضد پر آجائے تو عورت کو خسارے کے علاؤہ کچھ نہیں ملتا" ہبہ شفقت سے اسے بہت کچھ سمجھا گئی

"لیکن میں کیوں ضد دلاؤں گی؟" اس نے ناسمجھی سے کندھے اچکائے جس پہ ہبہ سر پیٹ کر رہ گئی اس نے ارد گرد دیکھا کسی کو نا پا کر پھر سے اسکی طرف متوجہ ہوئی

"بیوقوف" ہبہ نے اس کے سر پر چپت لگائی

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا تم سمجھ جاؤ گی اپنی غلطی کا احساس ہو گا تمہیں "

"میں نے کونسی غلطی کی ہے" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

"راحم کو ضد دلانے کی غلطی" ہبہ نے دانت پیستے دبی آواز میں کہا

"کیا؟"" وہ حیرت زدہ سی پیچھے کو سرکی

"بالکل اتنی عقل نہیں آئی تمہیں کہ وہ تمہارے ہی پیچھے اتنا پاگل کیوں ہوا کیونکہ تم نے قدم قدم پر اسے ضد دلائی اگر تم اس سے بے پرواہ ہو جاتی عام لڑکیوں کی طرح تو وہ تمہاری طرف دیکھتا بھی نہ،،، تم نے خود کو منفرد ظاہر کیا اور اسے منفرد کی تلاش نے تم تک آرو کا" ہبہ غصے سے پھٹ پڑی

www.novelsclubb.com

"ہبہ تم بھی مجھے الزام دے رہی ہو؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں نے اسے خود اپنے پیچھے لگایا" زورین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

"یار بمیں اسے کیا سمجا رہی ہوں اور یہ کیا سمجھ رہی ہے" ہبہ نے جھنجھلا کر سر تھام لیا

"نہیں نہیں تم مجھے صاف صاف سمجھاؤ ناں کیا کہہ رہی ہو" زورین اس کے روبرو ہو بیٹھی

"میں یہ سمجھا رہی ہوں کاٹھ کی الو کے سعد کے ساتھ کسی بات پر ضد مت کرنا اسے نیچا مت دکھانا وہ برداشت نہیں کرے گا نہیں تو پھر راحم والے معاملے کی طرح اس میں بھی تم ہی مجرم ہو گی صرف اپنے غصے اور بے وقوفی کی وجہ سے اللہ کرے سمجھ آ جائے تمہیں میری بات" وہ غصے سے ہاتھ جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی اور عبایا پہننے لگی زورین اب بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

"خود کو اتنے اچھے شوہر ملیں ہیں ناں ایک آنسو برداشت نہیں کرتے تمہارا اسی لیے مجھے فلسفے جھاڑ رہی ہو" زورین نے بے تکی ہانکی اور ہبہ کا نقاب پہنتا ہاتھ ہلکے سے لرزا اب اسے کیا بتاتی کتنی ہی بار باتھروم کے نل کے شور میں اپنے آنسوؤں اور چیخوں کو چھپایا ہے اس نے

عبایا پہن کر دونوں کار میں آ بیٹھیں "زورین ایک اور بات مانو گی میری" ہبہ نے تمہید باندھی ،

"اب اور کیا رہ گیا ہے یار" وہ روہانسی ہوئی

"ٹیٹو ریمو کروا لو پلیز" ہبہ نے ملتجی لہجے میں کہا

"کیوں میں مرنے والی ہوں" زوئی کی بات پر اس نے زور سے اسکے شانے پر تھپڑ رسید کیا" بے شرم ہر وقت بکواس باتیں ہی کرنا" ہبہ کی تیوری چڑھی تھبی سمان بھی گاڑی میں آ بیٹھا

"پہلے سوچا تھا تمہیں پیار سے منالوں گی لیکن تم کاٹھ کی الو ایسے نہیں سدھرو گی" ہبہ نے تاؤ کھاتے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا

"ارے کیا ہو گیا" سمان نے حیرانگی سے دونوں کو دیکھا" سمان پارلر سے پہلے ڈرماٹالجسٹ کے پاس چلو ٹیٹو ریمو کروانا ہے میڈم کا "

"لیکن مجھے نہیں کروانا ہے" زورین بازو مسلتے ہوئے روہانسا ہوئی" چپ کرو تم، شوق پورا ہو گیا نا کافی ہے سسرال جا رہی ہو اب اچھا لگتا ہے یوں حرام چیز کو اپنے ساتھ لے کر گھومنا

پتہ نہیں اب تک تمہاری نمازیں بھی قبول ہوئی ہونگی یا نہیں" اسے ڈپٹتے ہوئے حیرت سے منہ کھولے سمان کو دیکھا" تم کیا دیکھ رہے ہو چپ چاپ چلو جہاں کہہ رہی ہوں "

" کتنی جوفناک لگ رہی ہو آج" سمان نے مسکراہٹ دانتوں تلے دباتے ہبہ پہ چوٹ کی

" سوری زوئی میری جان آج گبر کے آگے ہماری نہیں چل سکتی تم سعد کے ساتھ جاکر دوبارہ سے کروالینا" سمان نے بیک ویو مرر میں روہانسا نظروں سے اسے دیکھتی بہن کو تسلی دی

♡♡♡♡♡♡♡♡

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: